بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

رجسٹرڈ نمبر ایل ۳۵۱

عسٰی اَن یَّبعثک ربک مقاماً محموداً

روزنامہ

الفضل

قادیان

نبی

یوم جمعۃ المبارک

۱۴-ماہ ظہور ۱۳۲۱ھش | یکم شعبان سنہ ۱۳۶۱ھ | ۱۴ ماہ اگست سنہ ۱۹۴۲ء | نمبر ۱۸۸

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۲-ماہ ظہور ۱۳۲۱ ہش - حضرت اُم المؤمنین مدظلہا العالی کو پیچش، ضعف - اور سر درد کی شکایت ہے - احباب حضرت ممدوحہ کی صحتِ کاملہ کے لئے دُعا فرمائیں ::

حضرت مفتی محمد صادق صاحب کو کل رات سے بندشِ پیشاب کے دورہ کی وجہ سے تکلیف ہے - احباب ان کی صحت کے لئے دُعا کریں ::

Digitized By Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل قادیان ——— یکم شعبان ۱۳۶۱ھ

ہندوستان میں فتنہ و فساد کی خطرناک آگ

آخر گاندھی جی کا عدم تشدد جس کے پہلے بھی کئی بار اہلِ ہند کو نہایت تلخ تجربات ہو چکے ہیں - رنگ لے ہی آیا - اور غیر معمولی اثر کے ساتھ لایا - وجہ یہ کہ حکومت نے نہایت خاموشی اور صبر کے ساتھ اس وقت تک امن اور قانون کے خلاف بارُود کا ڈھیر جمع ہونے دیا - جب صرف دیا سلائی دکھانے کی کسر رہ گئی - چنانچہ اس موقعہ پر گورنمنٹ کی طرف سے جو اعلان کیا گیا ہے - اس میں یہ اعتراف موجود ہے کہ "گورنر جنرل با جلاس کونسل کو گزشتہ چند روز سے کانگرس پارٹی کی خطرناک تیاریوں اور غیر آئینی اور بعض حالتوں میں متشددانہ سرگرمیوں کی اطلاعات پہنچتی رہی ہیں - جن کا مقصد مواصلات - اور آسائش عامہ کے صیغوں میں خلل ڈالنا - اور مداخلت کرنا - اور ہڑتالوں کی تنظیم کرنا تھا"

گاندھی جی ہمیشہ سے اپنے ایجاد کردہ عدم تشدد کے مداح چلے آتے ہیں - اور اسے کامیابی کا بے خطا ذریعہ سمجھتے ہیں - لیکن اب کے تو اس زور شور کے ساتھ اس کے گن گا رہے تھے - کہ گویا کسی کے دل میں بھی تشدد کا خیال نہ آسکے گا - مگر شام کو جہاں وُہ کانگرس کے اجلاس میں یہ اعلان کر رہے تھے کہ "آج بھی کانگرس کا اصُول عدم تشدد ہے" اور یہ دعوے پیش کر رہے تھے - کہ "ہم انسانیت اور اخلاق میں آگے بڑھ گئے ہیں"

وہیں صبح کو "عدم تشدد" کا بھوت اس طرح ننگا ہو کر ناچنا شروع ہو گیا - کہ اس کی مثال کسی پہلے موقعہ پر نہیں مل سکتی ::

کہا جا رہا ہے - کہ چند لمحوں کے اندر "عدم تشدد" نے شرمناک تشدد کی شکل اس لئے اختیار کر لی - کہ گاندھی جی اور دوسرے کانگرسی لیڈروں کو حکومت نے گرفتار کر لیا - اگر یہی وجہ ہے - تو اس کا صاف مطلب یہ ہے - کہ گاندھی جی کا "عدم تشدد" اسی وقت تک "عدم تشدد" رہ سکتا ہے جب تک ان کی کسی بات کی کوئی مزاحمت نہ کرے - حکومت کے خلاف وُہ کھلم کھلا دِہ بغاوت کا اعلان کر دیں - وُہ امن عامہ کو برباد کرنے کے انتظامات میں مصروف ہو جائیں - وہ قانون شکنی پر عوام کو آمادہ کرنے میں کوئی دقیقہ فروگزاشت نہ کریں - وُہ جنگ کے خطرہ کو جس نے ہندوستان کو چاروں طرف سے گھیر رکھا ہے - دعوت دینے سے دریغ نہ کریں - وُہ جنگی تیاریوں اور ساز و سامان میں رخنہ اندازی کرنا اپنا فرض سمجھیں - اور حکومت بالکل خاموش بیٹھی رہے تو ان کا عدم تشدد قائم و برقرار - لیکن اگر حکومت اُن کی اِن خطرناک - اور تباہ کن کارروائیوں کے انسداد کے لئے معمولی سی حرکت کرے - اور اس فرض کی ادائیگی کی طرف متوجہ ہو - جو ہندوستان کے کروڑوں انسانوں کی حفاظت کے متعلق اس پر عائد ہوتا ہے - تو پھر ہر قسم کا تشدد - اور جبر کرنا جائز اور مباح ::

یہ سمجھنا ممکن نہیں - کہ گاندھی جی کو حکومت اور قانون کے خلاف انتہائی قدم اٹھاتے ہُوئے یہ خیال نہ تھا - کہ کسی نہ کسی موقعہ پر حکومت ان کے قدم کو آگے بڑھنے سے روکنے پر مجبور ہو جائے گی - کانگرس کے اجلاس میں جب وُہ یہ کہہ رہے تھے - کہ "خواہ تمام اتحادی ممالک میری مخالفت کریں خواہ تمام ہندوستان مجھے یہ کہنے لگ جائے - کہ میں غلطی پر ہُوں - مگر میں آگے ہی بڑھوں گا" تو وُہ تسلیم کر رہے تھے - کہ یقیناً ان کی مزاحمت کی جائے گی - نہ صرف حکومت کی طرف سے بلکہ اہل ہند کی طرف سے بھی - کیونکہ ہندوستان کی بہت بڑی آبادی بھی ان کی موجودہ حکمت عملی کو ہندوستان کے لئے سخت نقصان رساں اور تباہ کن سمجھتی ہے - پھر یہ سمجھنا بھی ممکن نہیں کہ گاندھی جی اور ان کے ہمنواؤں کو یہ معلوم نہ تھا - کہ جس قسم کی تحریک وُہ کر رہے ہیں اس کا لازمی نتیجہ تشدد - خونریزی اور بے گناہوں کی تباہی ہوگا - گاندھی جی خوب اچھی طرح جانتے تھے - کہ ابھی تک وُہ چند لوگ بھی ایسے تیار نہیں کر سکے جو ان کے عدم تشدد کو قابل عمل سمجھتے ہوں - چنانچہ چند ہی دن ہُوئے - انہوں نے اپنے اخبار ہریجن میں لکھا تھا - کہ :-

"کانگرس ہو - یا ملک - ہر دو میں میری رائے کے بہت ہی کم آدمی ملیں گے - مگر میرا راستہ تو صاف ہے - خواہ میں اکیلا ہی رہ جاؤں یہ وقت میرے عدم تشدد کے امتحان کا ہے - مجھے امید ہے - کہ میں اس سخت آزمائش سے بے خطر نکلوں گا - عدم تشدد کی طاقت پر میرا وشواس اٹل ہے"

(ملاپ ۱۱ اگست)

پس جب یہ سب کچھ انہیں معلوم تھا - اور پہلے کا کئی بار کا تجربہ ان کے سامنے تھا - کہ ان کا عدم تشدد عملی لحاظ سے فیل ہو چکا ہے - تو اب جبکہ جگہ بجگہ تشدد اور خونریزی ہو رہی ہے - اس کی ساری ذمہ واری گاندھی جی اور ان کے مشیروں پر عائد ہوتی ہے - انہوں نے کیوں ایسا انتظام نہ کیا - کہ ان کی عدم موجودگی میں بھی کوئی تشدد کا نام تک نہ لیتا ::

موجودہ فتنہ و فساد کی ابتدا بمبئی سے ہوئی - جہاں گاندھی جی اور ان کے چند ساتھیوں کو حکومت نے اپنی حفاظت میں لے لیا - اگرچہ یہ کارروائی صبح سویرے کی گئی اور کسی عام مجمع میں نہ کی گئی - لیکن چونکہ کانگرس نے گاندھی جی کی راہ نمائی میں عوام کے جذبات بے حد مشتعل کر رکھے ہیں - اس لئے وُہ بلا وجہ فوراً بھڑک کر خلاف امن اور خلاف قانون حرکات پر اُتر آئے - اس وقت تک اخبارات میں جو خبریں شائع ہو چکی ہیں - ان سے معلوم ہوتا ہے کہ گاندھی جی کے پیرووں نے سب سے زیادہ اودھم بمبئی میں مچا رکھا ہے - اور ہر شرمناک اور قابل مذمت حرکت جو وُہ کر سکتے ہیں - کر کے "عدم تشدد" کی پابندی اور کامیابی کا ثبوت پیش کر رہے ہیں - کئی ایک دُوسرے مقامات مثلاً احمد آباد - پونا پٹنہ - مدورا - لکھنؤ اور دہلی تک بھی فسادات کی یہ آگ پہونچ چکی ہے - اور بہ سُرعت پھیلتی جا رہی ہے ::

Digitized By Khilafat Library Rabwah

اس وقت تک ان "عدم تشدد" کے پابندوں اور "اہنسا" کے پجاریوں نے جس جس رنگ میں اپنے امن پسند اور رحم دل ہونے کے مظاہرات کئے ہیں۔ ان کی نہائت ہی مختصر کیفیت یہ ہے کہ لوگ مدہوشوں کی طرح نکل کھڑے ہوتے ہیں۔ پھر جو کچھ سامنے آتا ہے اسے برباد کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ اب تک ریلوے سٹیشنوں میں گھس کر دروازے توڑ گئے۔ فرنیچر خراب کیا گیا۔ اور آگ لگانے کی کوشش کی گئی۔ چلتی گاڑیوں کو زنجیریں کھینچ کر روکا گیا۔ ریلوے لائن کے پاس جمع ہو کر مسافروں پر پتھر پھینکے گئے۔ ڈاکخانہ پر حملہ کر کے چٹھیاں سڑک پر بکھیر دی گئیں لیٹر بکس اکھیڑ کر پھینک دیئے۔ سرکاری لیمپ توڑ دے گئے۔ بسوں، کاروں اور لاریوں پر حملے کر کے ان کو توڑ پھوڑ دیا۔ انگریزوں کی کاروں پر حملے کئے گئے۔ دفاتر میں جانے والے ہندوستانیوں اور راہ چلتے لوگوں پر جبراً ان کی ٹوپیاں اور ہیٹ چھین کر ان کو آگ میں ڈالا گیا۔ تار اور ٹیلیفون کے کھمبے اکھیڑ دیئے اور تار کاٹ دیئے۔ ایک سرکاری اناج کے ذخیرہ کو اور ایک انگریزی شراب کی دکان کو لوٹ لیا۔ پولیس کے ملازموں پر حملے کر کے ان کو زخمی کیا گیا۔ اور ان کی چوکیوں کو آگ لگا دی گئی۔ مزدوروں کے رقبہ میں پکٹنگ کیا گیا۔ میونسپل آفس ریلوے گودام، رائل ایر فورس کی ایک لاری اور فائر انجن کو آگ لگا دی گئی۔ غرض بدامنی اور فتنہ پردازی کو انتہا تک پہونچانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اس کے مقابلہ میں کئی جگہ پولیس کو لاٹھی سے کام لینا پڑا۔ کئی جگہ فائر کرنا پڑا اور فوج کی امداد ضروری سمجھی گئی۔

غور فرمائیے یہ دوطرفہ نقصان کس کا ہو رہا ہے۔ اور یہ تباہی کس پر آرہی ہے۔ گاندھی جی کے پیرو جو حرکات کر رہے ہیں۔ ان کے نتیجہ میں بھی ہندوستانیوں کو نقصان پہونچ رہا ہے۔ اور حکومت مجبوراً جو کارروائی جوابی طور پر کر رہی ہے اس کا اثر بھی ہندوستانیوں پر پڑ رہا ہے۔ اور یہ سب گاندھی جی کے عدم تشدد کا کرشمہ ہے۔

حالات بتاتے ہیں کہ یہ فتنہ ابھی بڑھیگا۔ اور کئی رنگوں میں تباہی و بربادی کا موجب ہوگا جماعت احمدیہ کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے ارشادات کے مطابق جہاں دن رات دعاؤں میں مصروف رہنا چاہیئے۔ وہاں ہر وقت نہائت چوکس اور ہوشیار رہنا بھی اپنا فرض سمجھنا چاہیئے۔ اور حضور جو ہدایات جاری فرمائیں ان پر پوری طرح عمل کرنا چاہیئے۔

یاد رکھو تحریک جدید اسکی طرف سے ہے جس کے قبضہ قدرت میں سب کی جان ہے

"یہ مت خیال کرو کہ تحریک جدید میری طرف سے ہے۔ میری طرف سے نہیں بلکہ اس کا ایک ایک لفظ میں قرآن کریم سے ثابت کر سکتا ہوں۔ اور ایک ایک حکم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے ارشادات میں دکھا سکتا ہوں۔ مگر سوچنے والے دماغ اور ایمان والے دل کی ضرورت ہے۔ پس یہ مت خیال کرو۔ کہ جو میں نے کہا وہ میری طرف سے ہے بلکہ یہ اس نے کہا ہے جس کے ہاتھ میں تمہاری جان ہے۔"

"یاد رکھو جو سپاہی آج مشق نہیں کرتا۔ وہ کل جان کب دے سکیگا۔ یہ پیا ہیانہ شقیں ہیں۔ وہ دن آنے والا ہے۔ جب تم سے کہا جائے گا۔ اپنے وطن چھوڑ دو۔ سب اموال حاضر کرو۔ تمہیں بھوکا رہنا پڑے گا۔ اور ہر طرح کی تکالیف اٹھانی پڑیں گی۔ اور اس کے لئے تم میں سے ہر ایک کو تیار رہنا چاہیئے۔"

"پس میں نصیحت کرتا ہوں کہ سستیوں اور غفلتوں کو دور کرو۔ اپنے اندر بیداری پیدا کرو اور ہر ایک تحریک میں طاقت کے مطابق حصہ لو۔ مگر طاقت کا اندازہ وہ نہ کرو جو منافق کرتا ہے۔ بلکہ وہ کرو جو مومن کرتا ہے۔"

ہر احمدی جس نے رضائے الہٰی کے لئے تحریک جدید کے جہاد کبیر میں حصہ لیا! سے تحریک جدید کی اہمیت اور اسکی ضرورت مجبور کر رہی ہے کہ مومنانہ شان کے مطابق اس عہد کو پورا کرے۔ جو اس نے اپنے امام کے ہاتھ پر کیا ہے۔ بلکہ کوشش کرے کہ اپنے معین وقت سے پہلے ادا کرے۔ تا وہ اپنے اللہ کے حضور زیادہ ثواب کا مستحق ہو۔ کیونکہ جس کا وعدہ ستمبر یا اکتوبر یا نومبر کا ہے۔ وہ اگر اپنا وعدہ معین وقت سے پہلے پورا کرتا ہے۔ تو وہ یقیناً زیادہ ثواب لینے والا ہے۔ پس وہ جن کے وعدے ابھی تک پورے نہیں ہوئے۔ ماہ اگست میں وہ اپنے وعدوں کو پورا

احمدیہ تبلیغی وفد کی واپسی

اڑیسہ۔ بہار سی پی۔ یو پی کے دورہ کے بعد مولوی غلام رسول صاحب راجیکی مہاشہ محمد عمر صاحب اور گیانی عباد اللہ صاحب پر مشتمل وفد نے اپنا دورہ اڑیسہ سے شروع کیا۔ بہار اور سی پی کے خاص مقامات میں سے ہوتے ہوئے یو پی میں لکھنؤ بریلی ٹھہرا۔ اور ۹ اگست کو واپس قادیان پہنچ گیا۔ افسوس ہے کہ یہ وفد مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی علالت کے باعث یو پی میں زیادہ دیر نہیں ٹھہر سکا۔

اس وفد نے زیادہ کام بہار اور اڑیسہ میں کیا۔ اڑیسہ میں جگن ناتھ پوری کٹک اور بھدرک وخوردہ۔ کندراپاڑہ وغیرہ مقامات میں نہائت غیر معمولی جلسے ہوئے جن کا ذکر اڑیسہ کے مقامی اخبارات میں تفصیل کے ساتھ آچکا ہے۔ کٹک میں ہمارے جلسہ کی صدارت کرتے ہوئے جناب پی کے۔ آئی۔ ای۔ ایس پرنسپل راونشا کالج نے فرمایا۔ کہ میں سب سے پہلے جماعت احمدیہ کے ان اپدیشکوں کا شکریہ ادا کرتا ہوں۔ جنہوں نے آج ہمارے سامنے تعلیم اسلام پیش کرتے ہوئے یہ فرمایا ہے۔ کہ ہم اپنے دیش میں امن اور شانتی سے رہیں۔ میرے خیال میں یہ اپدیش ہمیں یاد رکھ لینا چاہیئے۔ ہماری بیماری کا سب سے بڑا سبب یہ ہے۔ کہ ہم ایک دوسرے کے مذہب سے ناواقف ہیں۔ اگر ایک دوسرے کے خیالات سے واقفیت پیدا کر لی جائے۔ تو ہماری دشمنیاں ختم ہو سکتی ہیں۔ میرے خیال میں جو اسلام سے غیر مسلموں کو نفرت ہے۔ اس کی غالب وجہ یہ ہے۔ کہ اسلام بادشاہوں کے واسطہ سے یہاں آیا۔ چونکہ یہاں کے لوگوں کو سیاسی لحاظ سے ان سے عداوت تھی۔ اس لئے اسلام سے بھی نفرت کرنے لگے۔ حقیقت یہ ہے۔ کہ کوئی شخص محمد رسول اللہ سے نفرت کر کے مذہبی آدمی نہیں رہ سکتا۔ بلکہ وہ بالکل لامذہب ہوگا۔ جماعت احمدیہ کو چاہیئے کہ قرآن مجید کا ترجمہ اڑیہ زبان میں شائع کرے۔ تاکہ اس علاقہ کے غیر مسلم اسلام کی پاک تعلیم سے واقف ہو سکیں۔

اسی طرح پوری میں ہمارے مبلغین کے لیکچروں کے بعد شکریہ ادا کرتے ہوئے رائے صاحب سریش چندر گھوش نے فرمایا کہ اگر آج بھی ہندو قوم حضرت محمد (صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم) پر ایمان نہ لائے۔ اور ان کو پرماتما کا سچا اوتار نہ جانے۔ تو یہ بھارت ماتا کی بہت بڑی بدقسمتی ہوگی۔ پس ہندو بھائیوں کو چاہیئے کہ وہ نش پکش ہو کر اسلام کی پوتر تعلیم کا مطالعہ کریں۔ تاکہ ہمارے اختلافات مٹ کر دیش میں امن اور شانتی پھیلے۔ اور میں اس کاریہ میں جماعت احمدیہ کا دھنیاد کرتا ہوں۔ کہ جنہوں نے اس پوتر مشن کی کامیابی کے لئے کوشش کی ہے۔

اسی طرح بھدرک میں بھی مبلغین کے لیکچروں کا انتظام ایک مندر کے وسیع احاطہ میں کیا گیا۔ جس میں وہاں کے مہنت صاحب نے چندہ دیا۔ نیز فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ سے پریم رکھتا ہوں۔ کیونکہ اس کی سکھشا امن اور شانتی کو پیدا کرتی ہے۔ اور جو آدمی ایک دفعہ ان کی باتیں سنتا ہے۔ وہ تو ان پر موہت ہو جاتا ہے۔

صوبہ بہار میں مبلغین سلسلہ نے رانچی بھاگلپور ٹاٹانگر وغیرہ مقامات کا دورہ کیا۔ اور بعض جگہوں پر غیر معمولی طور پر لیکچر بھی ہوئے ٹاٹانگر میں جماعت احمدیہ کے مبلغین کی تقریروں کا انتظام ایک ہال میں زیر صدارت مسٹر فیروز کیڈار جنرل سپرنٹنڈنٹ صاحب بہادر ٹاٹانگر آئرن فیکٹری ہوا۔ مبلغین کی تقاریر کے بعد انہوں نے خواہش ظاہر کی۔ کہ یہ تقاریر براڈکاسٹ ہونی چاہئیں۔ چنانچہ ان کی خواہش پر دوسرے دن مہاشہ محمد عمر صاحب نے ہندو مسلم اتحاد پر ایک تقریر ½ گھنٹہ براڈکاسٹ کی۔

بھاگلپور میں بھی وفد کے لیکچروں کے بعد رائے بہادر دھنشی دھر رئیس اعظم نے فرمایا کہ میں جماعت احمدیہ کا دھنیاد اپنی اور شہر کے معززین کی طرف سے کرتا ہوں۔ اور امید ہے کہ وہ اس پوتر مشن کو کامیاب بنانے میں پوری کوشش کریں گے۔ تاکہ اس ملک میں امن اور شانتی پیدا ہو [illegible]

Digitized By Khilafat Library Rabwah

احمدی ـــــــ اور ـــــــ شجاعت

انبیاء کی بعثت کے وقت لوگوں کی حالت پر جس طرح رُوحانی لحاظ سے مُردنی چھائی ہوتی ہے۔ اسی طرح ظاہری اور دُنیاوی لحاظ سے بھی پستی آچکی ہوتی ہے ان کی ذہنیتیں پست ہو جاتی ہیں۔ ان کی کمرِ ہمت کمزور ہو جاتی ہے۔ شجاعت اور بہادری کی بجائے بُزدلی ان کے سینوں میں اقامت پذیر ہو جاتی ہے۔ اس وقت اللہ تعالےٰ انبیاء کے ذریعہ جہاں انہیں رُوحانی امُور کے لحاظ سے اندھیروں اور تاریکیوں سے نکال کر راہ ہدایت پر چلاتا ہے۔ اور نہ صرف انسان بلکہ باخدا انسان بنا دیتا ہے۔ وہاں وُہ اس نور ایمان کی برکت سے۔ اور اسی کے فیض سے ان کے کمزور دلوں کو مضبُوط کر دیتا ہے۔ ان کے ارادوں کو پختہ۔ اور ان کے حوصلہ کو بلند کر دیتا ہے۔ اس قدر بلند کہ کم ہمتی اور بُزدلی ان کے پاس نہیں پھٹک سکتی وُہ ہر ضروری موقعہ پر خوشی سے اپنے آپ کو ہر قربانی کے لئے پیش کرتے ہیں۔ قومی اور ملّی مفاد کی حفاظت کی خاطر اپنے خون کا آخری قطرہ تک بہا دیتے ہیں۔ چنانچہ ایسے بے شمار واقعات ملتے ہیں۔ جن سے ثابت ہوتا ہے۔ کہ انبیاء نے جہاں اپنے پیرووں کو رُوحانی منازل کی انتہا تک پہونچا دیا۔ وہاں ان میں وُہ مرتبہ شجاعت بہادری، اور قربانی کا پیدا کر دیا۔ کہ اس کی مثال دُنیا کی باقی قوموں میں نہیں ملتی حضرت موسٰے علیہ السلام کے زمانہ کے ساحروں کے واقعہ کو ہی دیکھئے۔ جب تک وُہ ایمان نہیں لائے تھے۔ ان کی یہ حالت تھی۔ کہ وُہ فرعون سے ڈرتے تھے۔ اور اس کے سامنے بولنے کی مجال نہ رکھتے تھے۔ مگر جب وُہ ایمان لے آئے۔ تو فرعون نے انہیں مُوسٰے پر ایمان لانے کی وجہ سے عذاب کی دھمکی دی۔ تو اس وقت ان کی حالت اس قدر تبدیل ہو چکی تھی۔ کہ باوجودیکہ وُہ جانتے تھے۔ کہ فرعون کس قدر جابر اور ظالم ہے۔ اور اس کا عذاب کس قدر سخت ہے۔ انہوں نے اس کی کوئی پروا نہ کی۔ اور اس کے عذاب کو آنکھوں کے سامنے دیکھتے ہُوئے نورِ ایمان کی وجہ سے ایک مضبوط چٹان بن گئے۔ اور فرعون کو جواب دے دیا۔ کہ جو تمہاری طاقت میں ہے۔ کر لو۔ مگر ہم تو اپنے رب پر ایمان لے آئے ہیں۔ اب ہم اس دین کو نہیں چھوڑ سکتے۔

اسی طرح حضرت نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانہ کو دیکھ لو۔ ایک نہیں دو نہیں۔ بلکہ سینکڑوں مثالیں ایسی ملتی ہیں۔ جن کو پڑھ کر ایک مسلمان کا دل قربانی کے جذبہ سے لبریز ہو جاتا ہے۔ اور بے اختیار اس کی زبان سے افضل الرسل خاتم الانبیاء کی ذات بابرکات پر درُود نکلتا ہے۔ کہ آپ کے رُوحانی فیض سے اور قوتِ قدسیہ کی تاثیر سے اس زمانہ کے لوگوں میں قربانی اور ایثار کا بے نظیر جذبہ پیدا ہُوا۔ اور ایسی بہادری اور شجاعت ان کو نصیب ہُوئی۔ کہ آج تک دُنیا کی کوئی بڑی سے بڑی قوم اس کی مثال لانے سے قاصر ہے۔

اللّٰھم صلّ علیٰ محمّد وعلیٰ آلہٖ اجمعین

صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم خواہ بوڑھے تھے۔ یا جوان۔ عورتیں۔ یا بچے غرضیکہ ہر ایک نے اپنی ہمت اور طاقت سے بڑھ کر قربانی کا جذبہ دکھایا۔ اور اپنے مال وجاہ کی پروا نہ کرتے ہُوئے اپنی جانوں پر کھیل گئے۔ چنانچہ مثال کے طور پر صرف دو ایک واقعات لکھے جاتے ہیں۔ تاکہ ان بزرگوں کا یہ قابلِ قدر جذبہ ہمارے سامنے آسکے اور نوجوان اس سے سبق حاصل کر کے اپنے آپ کو ایسا ہی بنانے کی کوشش کریں۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ سے مروی ہے۔ کہ بدر کے روز جب دُشمن کے مقابلہ پر صفیں آراستہ ہُوئیں۔ تو میں نے اپنے دائیں بائیں دیکھا۔ اور اپنے دونوں پہلوؤں میں دو انصاری لڑکے پائے انہیں دیکھ کر مجھ پر افسردگی طاری ہو گئی۔ کہ میرے دائیں بائیں تو یہ حال ہے۔ کہ دو کمسن بچے کھڑے ہیں۔ میں ایسی حالت میں لڑائی میں کیا کارنامہ دکھا سکتا ہوں۔ فرماتے ہیں ابھی میں یہ خیال کر ہی رہا تھا۔ کہ ان میں سے ایک لڑکے نے آہستہ سے اس انداز سے پوچھا کہ گویا دُوسرے سے اخفاء رکھنا چاہتا ہے چچا! وُہ ابوجہل کون ہے۔ جو نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کو بہت تکالیف پہونچایا کرتا ہے میں نے اللہ تعالےٰ سے عہد کیا ہُوا ہے کہ اُسے قتل کروں۔ یا اس کے قتل میں اپنی جان دے دُوں۔ میں نے ابھی اس کا جواب نہیں دیا تھا۔ کہ دُوسرے لڑکے نے بھی مجھ سے اسی طریق سے سوال کیا۔ فرماتے ہیں۔ کہ میں ان بچوں کا یہ ارادہ دیکھ کر حیران تھا۔ کہ ابوجہل کا قتل کرنا ان کے لئے کس طرح ممکن ہے۔ جبکہ وُہ قریش کے آزمودہ کار سپاہیوں کے حلقہ میں ہے۔ تاہم میں نے ان کو ہاتھ کے اشارہ سے ابوجہل کا پتہ بتایا۔ یہ اشارہ کرنا ہی تھا۔ کہ وُہ دونوں باز کی طرح جھپٹے۔ اور دُشمن کی صفوں کو چیرتے ہُوئے چشم زدن میں ابوجہل پر جا پڑے اور اس پھرتی سے اس پر حملہ کیا۔ کہ آنِ واحد میں اس کا سر خاک پر تھا۔ اور یہ سب کچھ ایسا اچانک ہُوا۔ کہ ابوجہل کے ساتھی دیکھتے ہی رہ گئے۔ عکرمہ بن ابوجہل بھی اس وقت اپنے باپ کے ہمراہ تھے۔ باپ کو تو وُہ بچا نہ سکے۔ مگر ان دونوں میں سے ایک لڑکے یعنی حضرت معاذ پر حملہ آور ہوئے اور تلوار کا ایسا وار کیا۔ کہ ان کا ایک بازو کٹ کر لٹکنے لگا۔ اس قدر شدید زخم کھانے کے باوجود معاذ پیچھے نہ ہٹے۔ بلکہ عکرمہ کا پیچھا کیا۔ لیکن وُہ بچ کر نکل گئے معاذ نے جنگ بدستور جاری رکھی۔ اور چونکہ کٹا ہُوا ہاتھ لڑنے میں روک ہو رہا تھا۔ اس لئے اُسے زور کے ساتھ کھینچ کر الگ کر دیا۔ اور پھر لڑنے لگے (سیرت خاتم النبیین ۔ ۱۵ بحوالہ طبری)

صحابہ کرام میں ایثار اور قربانی کا جذبہ اس قدر ترقی پذیر تھا۔ کہ شرکتِ جہاد میں باپ بیٹے کی تکرار ہو جاتی تھی۔ حتیٰ کہ قرعہ اندازی تک نوبت پہونچ جاتی۔ مروی ہے کہ حضرت سعد بن خثیمہ جنگ بدر کے وقت کم عمر تھے۔ تاہم شرکت کے لئے تیار ہو گئے۔ چونکہ آپ کے والد بھی میدان جنگ میں جا رہے تھے۔ انہوں نے کہا۔ کہ ہم میں سے ایک کو ضرور گھر پر رہنا چاہیئے۔ اور بیٹے کو گھر رہنے کے لئے کہا۔ بیٹے نے جواب دیا۔ کہ اگر حصُولِ جنت کے علاوہ کوئی اور موقعہ ہوتا۔ تو بسر وچشم آپ کے ارشاد کی تعمیل کرتا۔ اور اپنے آپ پر آپ کو ترجیح دیتا۔ لیکن اس معاملہ میں میں ایسا کرنے کے لئے تیار نہیں ہُوں۔ آخر فیصلہ اس بات پر ٹھہرا۔ کہ قرعہ ڈال لیا جائے۔ چنانچہ قرعہ میں بیٹے کا نام نکلا۔ وُہ شریک ہُوئے۔ اور شہادت پائی۔ (سیر انصار جلد ۲ صـ۳۶)

یہ کیا چیز تھی۔ جو انہیں اس طرح ابھارتی تھی۔ یہ صرف اور صرف قوتِ ایمان تھی۔ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فیضان سے حاصل ہُوئی۔ جس نے شجاعت اور بہادری کو کوٹ کوٹ کر ان کے سینوں میں بھر دیا۔ ان کے دلوں کو مضبُوط کر دیا۔ اور موت کا ڈر اُن سے بھاگ گیا

موجودہ زمانہ میں ہماری خوش قسمتی سے خدا تعالےٰ کا مسیح ہم میں مبعُوث ہُوا۔ اس کے ذریعہ اللہ تعالےٰ نے ہمیں قوتِ ایمان بخشی۔ اور ہم اس کی متابعت سے صحابہ رضؓ کے مثیل بنے۔ چنانچہ اللہ تعالےٰ کا مامُور خود فرماتا ہے ؎

مبارک وُہ جواب ایمان لایا
صحابہ رضؓ سے مِلا جب مجھ کو پایا

جُرأت اور بہادری، قوتِ ارادی اور شجاعت اپنے اندر پیدا کرنا ہمارا فرض ہے۔ تاکہ ہم صحابہ رضؓ کے نقشِ قدم پر چل سکیں۔ اور تا ہماری مماثلت تامہ میں کسی قسم کی کمی واقعہ نہ ہو۔ اس وقت جنگ اپنی تباہی و بربادی کے لحاظ سے بھیانک صورت اختیار کر چکی ہے ہر طرف موتاموتی لگ رہی ہے۔ اور جیسا کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ پر بار بار ظاہر فرمایا ہے اس جنگ کے نتائج کا اسلام اور احمدیت کی ترقی پر بہت بڑا اثر پڑے گا۔ اس کے علاوہ ہندوستان میں اور کئی فتنے سر اٹھا رہے ہیں۔ جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو عموماً اور نوجوانانِ احمدیت کو خصوصاً اس امر کا خیال رکھنا چاہیئے۔ اور اپنے اندر صحابہ کا سا جذبہ پیدا کرنا چاہیئے۔ اور اپنے دین اور مال اور قومی اور ملی مفاد کی خاطر ہر قسم کی قربانی پیش کرنے کے لئے ہر وقت تیار رہنا چاہیئے۔ اپنے دلوں سے موت کا خوف بالکل مٹا دینا چاہیئے تاکہ آنے والے ایام میں وُہ اپنے دین۔ اپنی عزت اور اپنی آبرو کی حفاظت کر سکیں۔ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں۔ جو کوئی اپنے دین۔ یا اہل یا مال کی حفاظت میں

Digitized By Khilafat Library Rabwah

سوامی دیانند کے دعاوی کی تردید

آریہ ودوانوں کے قلم سے

سوامی دیانند جی نے ازراہ تعصب قرآن کریم کو (نعوذ باللہ) سب خوبیوں سے خالی اور ویدوں کو تمام اعلےٰ علوم کا خزانہ بتلاتے ہوئے بہت سے دعوے ان کی طرف منسوب کر دیئے۔ اور کئی ایک پڑھے لکھے ہندو یہ خیال کر کے کہ سوامی جی نے سچ ہی لکھا ہوگا۔ ان کے پیرو بن کر آریہ سماجی کہلانے لگے۔ مگر اب انہی آریہ سماجیوں میں سے بعض انصاف پسند لوگ علی الاعلان سوامی جی کے دعاوی کی تردید کر رہے ہیں۔ جس کا تھوڑا سا ذکر درج ذیل کیا جاتا ہے:-

(۱)

سوامی جی کا پر زور دعوےٰ ہے کہ "وید دُنیا کے شروع میں نازل ہوئے۔ ان میں تاریخ بالکل نہیں ہے۔ اور کسی خاص آدمی کا ان میں نام بھی نہیں ہے"۔ مگر پنڈت وشوبندھو کا بیان ہے کہ:-

"موجودہ ویدوں میں تاریخ اپنی پوری شان سے موجود ہے۔ ایسے ہی بہت سے راجاؤں اور دیگر آدمیوں کے نام ویدوں میں آتے ہیں"۔

پنڈت جی اپنے اس دعوے کی تائید میں بڑے زبردست دلائل پیش کرتے ہیں۔ اور یہی حقیقت ہے۔ کہ ویدوں میں تاریخ موجود ہے۔ پنڈت جی کے اس دعوے سے ویدوں کی ازلیت کی بھی تردید ہوگئی۔ جس کے سوامی جی قائل ہیں:-

(۲)

سوامی جی نے ستیارتھ پرکاش میں ذات پات کا ذکر کرتے ہوئے بڑے زور سے لکھا ہے۔ کہ ویدوں نے ذات پات پیدائش سے نہیں بتائی۔ یعنی یہ نہیں کہ جو برہمن کے نطفے سے پیدا ہو وہی برہمن ہے۔ بلکہ ذات پات کاموں اور صفات سے بتائی ہے۔ یعنی جو فلاں فلاں کام کرے وہ برہمن بن جاتا ہے۔ جو فلاں کام کرے وہ کشتری اور جو فلاں کام کرے وہ ویش اور فلاں کام کرنے والا شودر ہوتا ہے۔ اور اس کے مطابق ویدوں کے زمانے میں ذاتوں کی تقسیم ہوتی تھی"۔

سوامی جی نے قوموں کی اس تقسیم کو نہائت مفید بتایا ہے۔ چنانچہ آپ فرماتے ہیں "یہ مختصر طور پر قوموں کے اوصاف اور اعمال لکھے ہیں۔ جس جس شخص کے جس جس ذات کے لائق اوصاف وکام ہوں۔ اس اس ذات کا اس کو حق دینا ایسا قاعدہ رکھنے سے سب لوگوں کا ترقی کی طرف میلان رہتا ہے"۔ صفحہ ۱۵۷

ماحصل یہ کہ ذات پات جنم سے نہیں۔ بلکہ کرم (کام) سے ہے۔ اور یہ ذات پات لوگوں کی ترقی کا ذریعہ ہے۔ مگر ایک آریہ سماجی آریہ اخبار تیج (۲۹ مئی) میں لکھتے ہیں۔

"یہ کہنا کہ کسی زمانے میں ذاتوں کی تقسیم صفات و اعمال پر منحصر تھی۔ تاریخ کی آنکھوں میں خاک ڈالنا ہے۔ وشوامتر وغیرہ غیر برہمنوں کے براہمن بننے کی جو چار چھ مثالیں ملتی ہیں۔ وہ قاعدے کو نہیں بلکہ مستثنیات کو ظاہر کرتی ہیں۔ قاعدہ تو جنم (پیدائش) سے ہی ذات پات ماننے کا تھا۔ رام چندر نے شمبوگ شودر کو صرف اس لئے مار ڈالا کہ وہ جنم کا (پیدائشی) شودر ہو کر ایشور کی پوجا کیوں کرتا تھا۔ یہ تریتا یگ (ویدوں سے بھی پہلے) کی بات ہے۔ ویدوں کے زمانے میں مہیدا اس ایتریا نامی آدمی اس بات کا ثبوت ہے۔ کہ اس وقت بھی جنم سے ہی اونچ نیچ مانی جاتی تھی۔ اس کے بعد کے زمانے میں دروپدی عورت بہت بڑے بہادر کرن نامی آدمی کے ساتھ شادی کرنے سے صرف اس لئے انکار کرتی ہے کیونکہ وہ سُوت (ماں برہمنی باپ شودر) کا بیٹا تھا۔ کیا یہی صفات و اعمال سے قوموں کی تقسیم ہے؟ معلوم نہیں وہ ادبول برس کون سے ہیں۔ جب صفات و اعمال کی بنا پر قومیں بنتی تھیں"۔

ان سطور سے صاف ثابت ہے کہ ایک آریہ سماجی کے نزدیک ہندوؤں میں اونچ نیچ ہمیشہ جنم سے مانا جاتا ہے۔ نہ کہ اوصاف وصفات سے جیسا کہ سوامی جی ملتے ہیں۔

(۳)

سوامی جی نے علم عربی سے ناواقف ہونے کے باعث قرآن کریم پر بے دلیل اور غلط اعتراضات کس قدر کئے ہیں۔ ان کا اندازہ اس سے لگالیں کہ سورۂ فاتحہ پر الحمد سے لے کر ولاالضالین تک اعتراضات کئے ہیں۔ اور اسے (نعوذ باللہ) نقائص سے پُر بتایا ہے۔ اسی طرح سارے قرآن کریم کو پُرعیوب (نعوذ باللہ) بتاتے ہوئے اس پر بیسیوں بے دلیل اعتراض کئے ہیں (دیکھو ستیارتھ پرکاش سمولاس ۱۴)

مگر آریہ سماج کے ایک مایہ ناز مبلغ پنڈت لکشمن صاحب نے لکھا ہے۔ کہ "گائتری منتر بہت جامع تعلیم اپنے اندر رکھتی ہے۔ بلکہ یہ متن اور باقی تمام وید اس کی بطور شرح کے ہیں۔ اور یہ قرآن کی سورۃ فاتحہ کے بالکل مطابق ہے۔ یعنی صفات تعلیم کے لحاظ سے گائتری منتر اور سورۂ فاتحہ ایک ہی درجہ رکھتی ہیں۔ ایسے ہی باقی قرآن کریم میں وہی پاک اور اعلےٰ تعلیم موجود ہے۔ جو کہ ویدوں میں پائی جاتی ہے"۔

یہاں میں اس سوال کو زیر بحث نہیں لانا چاہتا۔ کہ آیا فی الحقیقت گائتری منتر اور سورۂ فاتحہ ایک چیز ہیں یا قرآن کریم اور وید ایک ہی چیز ہیں۔ بلکہ دکھانا صرف یہ ہے۔ کہ سوامی دیانند جی کے تمام اعتراضات کی تردید ان کے ایک پیرو نے ہی صاف صاف الفاظ میں کر دی ہے۔

خاکسار ناصر الدین عبداللہ پروفیسر جامعہ احمدیہ قادیان

مسجد نائیجیریا کا چندہ وصول کرنے کے متعلق اعلان

قبل ازیں بموجب اعلان اخبار الفضل مسجد نائیجیریا (مغربی افریقہ) کے لئے چندہ وصول کرنے کے واسطے سید محمد لطیف صاحب کو دورہ پر بھیجا جاچکا ہے۔ اب ان کے علاوہ سید لال شاہ صاحب امیر جماعت آنبہ اور سید سردار احمد صاحب پنشنر شاہ مسکین کو بھی اجازت دی گئی ہے۔ کہ وہ بھی مسجد مذکور کے لئے ضلع شیخوپورہ کی جماعتوں میں جاکر دوستوں سے چندہ وصول کریں۔ امید ہے کہ احباب ان کے ساتھ تعاون فرماکر اس تحریک میں حصہ لے کر ثواب حاصل کریں گے:-

(ناظر بیت المال قادیان)

میک ورکس کے تیار کردہ

ہیٹر بجلی سے آٹھ منٹ میں ایک چاء دانی تیار کر دیتا ہے

میک لائٹ رات کے وقت مدہم روشنی کے لئے بہترین ایجاد ہے

میک ورکس قادیان

B.13

آپ ہرگز پسند نہ فرمائیں گے کہ وی پی واپس کر کے دفتر کو نقصان پہنچانے کا موجب بنیں لہذا وی پی ضرور وصول فرما لیجئے

ٹانگانیکا کے گورنر و کمانڈر انچیف کو جماعت احمدیہ کا ایڈریس

جون ۱۹۴۲ء میں ہز ایکسیلینسی سر ولفرڈ جیکسن گورنر و کمانڈر انچیف ٹانگانیکا کے ٹانگانیکا تشریف لانے پہ نمائندگان جماعت احمدیہ نے صاحب ممدوح کو خیر مقدم کا ایڈریس پیش کیا۔ ٹانگانیکا اور کینیا کے پریس نے اس تقریب کو بہت بڑی اہمیت دی ہے۔ اور پبلک کے سنجیدہ طبقہ میں علے الخصوص یورو پین سرکل میں اس ایڈریس کو قدر و وقعت کی نظر سے دیکھا گیا ہے۔

نمائندگان حسب ذیل تھے:۔ (۱) سید ناصر احمد شاہ صاحب بی۔ اے۔ بی۔ ٹی (۲) مولوی عبدالکریم صاحب ڈار (۳) قاری محمد یسین خانصاحب۔ (۴) مختار احمد صاحب ایاز۔

ملاقات کا انتظام پراونشل کمشنر صاحب نے کیا۔ ایڈریس کے جواب میں ہز ایکسیلینسی نے مختصر مگر تشکر و امتنان کے جذبات سے پُر تقریر کی۔ آپ نے جماعت احمدیہ کی وفاداری اور ایثار اور تعاون اور ان مخلصانہ جذبات کی جن کا اظہار ایڈریس میں کیا گیا بہت تعریف فرمائی۔ تقریر جاری رکھتے ہوئے آپ نے کہا۔ ان نازک و پُرخطر ایام میں آپ کی دعائیں۔ اور وفادارانہ تعاون ہمارے لئے تسکین قلب کا موجب ہے۔ اور میں تہ دل سے آپ کے ایڈریس کا جو پُر محبت خیالات کا مرقع ہے شکریہ ادا کرتا ہوں۔

ایڈریس

ایڈریس کے اہم حصہ کا ترجمہ حسب ذیل ہے:

بعالی خدمت سر ولفرڈ۔ ای۔ بی جیکسن کے سی۔ ایم۔ جی گورنر اینڈ کمانڈر انچیف ٹانگانیکا ٹیرٹری۔

یور ایکسیلینسی

ہم نمائندگان جماعت احمدیہ اپنی جماعت اور اس کے مقدس امام کی طرف سے یور ایکسی لینسی کے گورنر و کمانڈر انچیف کے عالی مرتبت عہدہ پہ فائز ہونے پہ مبارکباد پیش کرتے ہیں۔ اور ملک معظم کے نمائندہ کی حیثیت سے یور ایکسیلینسی کی خدمت میں اپنے وفادارانہ جذبات پیش کرتے۔ اور اپنی وفاداری کا یقین دلاتے ہیں۔ یور ایکسی لینسی جماعت احمدیہ نے ہمیشہ سے ہی گہری اور مخلصانہ وفاداری کی روح کو برقرار رکھا ہے۔ اور اگر خدا تعالےٰ نے چاہا۔ تو آئندہ بھی رکھے گی۔ یہ روح اس جماعت کے بانی علیہ السلام نے پیدا کی۔ اور اپنے عملی نمونہ اور تحریرات کے ذریعہ متواتر اور مسلسل اس پہ زور دے کر اسے جماعت میں قائم کر دیا۔ اسی لئے ہماری جماعت کے موجودہ امام حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے ہر مشکل اور نازک وقت پہ گورنمنٹ کا ساتھ دیا ہے۔ اور یہ اس جماعت کے بانی علیہ السلام کے ارشادات کی تعمیل میں ہے۔ کیونکہ آپ نے فرمایا ہے۔ کہ ہمیں چاہیئے۔ دنیا میں امن قائم کرنے اور اسے ترقی دینے کے لئے اپنے ملک کی حکومت کی اطاعت کریں۔ اور اسے ہر ممکن امداد مہیا کریں۔ ہمارے موجودہ امام کی ہدایات کے ماتحت اس وقت تک قریباً پانچ ہزار احمدی مختلف حیثیتوں میں فوج میں شامل ہو چکے ہیں۔ ہندوستان میں جہاں جماعت کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ یہ حکومت کی طرف سے ہر آواز پہ لبیک کہہ رہی ہے۔ اور آئندہ زیادہ وسیع پیمانہ پہ کہتی جائے گی۔ یہاں یہ ذکر کر دینا بھی نامناسب نہ ہوگا۔ کہ آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خانصاحب فیڈرل جج سابق لاء ممبر اور وائسرائے کی ایگزیکٹو کونسل کے لیڈر جو آجکل چین میں گورنر جنرل ہند کے ایجنٹ ہیں۔ ہماری جماعت کے ایک معروف ممبر ہیں۔ یور ایکسی لینسی ہمارا پختہ یقین ہے۔ شاید خود برطانی لوگوں سے بھی زیادہ پختہ کہ برٹش ایمپائر خدا تعالےٰ کے منشاء کے مطابق قائم ہے۔ تا دنیا میں امن و امان کے قیام کے لئے بطور بنیاد کام دے۔ انٹرنیشنل امن و امان جس کی بنیاد طاقت پہ نہیں۔ بلکہ محبت اور باہمی سمجھوتوں پہ ہونی چاہیئے۔ اس کی نمایاں جھلک برٹش ایمپائر میں نظر آتی ہے۔ اور اس لئے ہمارا یقین ہے۔ کہ کوئی ایسی کارروائی کرنا جو بین الاقوامی امن و امان کی اس بنیاد کو کسی طرح بھی کمزور کرنے والی ہو۔ انسانیت کا جرم ہے۔

یور ایکسی لینسی ہم آپ کو یقین دلاتے ہیں۔ کہ آخر کار حق کی فتح ہوگی۔ قرآن کریم میں اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ کہ جو چیز لوگوں کے لئے زیادہ نافع ہو وہ قائم رہتی ہے۔

یور ایکسی لینسی ہم کسی سیاسی ادارہ کے نمائندے نہیں ہیں۔ ہم صرف اس لئے حاضر خدمت ہوئے ہیں۔ کہ ملک معظم سے وفاداری کے مخلصانہ جذبات جو ہمارے قلوب میں موجزن ہیں۔ ان کا اظہار یور ایکسی لینسی کے حضور کر دیں۔ وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العٰلمین۔

اخبارات میں ذکر

اخبار ممباسہ ٹائمز نے اس تقریب کا ذکر ان الفاظ میں کیا ہے:۔

حال میں ٹانگانیکا کے گورنر اور کمانڈر انچیف سر ولفرڈ جیکسن جب یہاں آئے۔ تو جماعت احمدیہ کے نمائندوں نے ان سے ملاقات کی۔ اور بتایا۔ کہ ان کی جماعت کے امام کی ہدایات کے ماتحت اس جنگ میں جماعت کے قریباً پانچ ہزار نوجوان مختلف حیثیتوں میں فوج میں شامل ہو چکے ہیں۔ ہندوستان میں جماعت کی تعداد بہت زیادہ ہے۔ اور وہاں وہ جنگ میں امداد کی ہر آواز پہ بشرح صدر لبیک کہہ رہی ہے۔ اور آئندہ اس میں اضافہ ہوتا چلا جائیگا۔ سر محمد ظفر اللہ خانصاحب بھی ہماری جماعت کے ایک مشہور ممبر ہیں۔

ہمارا عقیدہ ہے۔ اور ہم اس پہ خود اہل برطانیہ سے بھی زیادہ پختہ یقین رکھتے ہیں۔ کہ برٹش ایمپائر کو اللہ تعالےٰ نے دنیا میں قیام امن کے لئے قائم کیا ہے۔ بین الاقوامی امن کے لئے جس کی بنیاد جنگ و جدال پہ نہیں۔ بلکہ محبت اور باہمی رضامندی پہ ہوگی۔ اور بین الاقوامی اتحاد کے اس رشتہ کو کمزور کرنے والی کوئی بھی حرکت ہمارے نزدیک انسانیت کا گناہ ہے۔

ہم کسی پولیٹیکل مفاد سے تعلق نہیں رکھتے بلکہ آپ کی خدمت میں اس لئے حاضر ہوئے ہیں۔ کہ ان جذبات وفاداری کا اظہار کریں۔ جو ہمیں ملک معظم کی ذات سے ہیں وآخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین۔

دی ٹانگانیکا سٹینڈرڈ لکھتا ہے۔ کہ:۔

ہندوستان میں جماعت احمدیہ سے تعلق رکھنے والے لوگ بہت زیادہ تعداد میں ہیں۔ پانچ ہزار سے زیادہ احمدی فوج میں شامل ہو چکے ہیں۔ اس حقیقت کا اظہار جماعت احمدیہ کے ایک وفد نے اس ایڈریس میں کیا۔ جو اس نے گورنر صاحب کی خدمت میں پیش کیا۔ وفد نے ہز ایکسی لینسی کو آگاہ کیا۔ کہ جماعت احمدیہ جنگی مساعی میں روپیہ اور آدمیوں سے زیادہ سے زیادہ مدد دے رہی ہے۔ اور اپنی کوششوں میں اضافہ کرتی چلی جائے گی۔

اسی طرح اخبار The Planter نے بھی لکھا ہے۔

(نامہ نگار الفضل)

آنریبل ڈاکٹر سر محمد ظفر اللہ خانصاحب
کے۔ سی۔ ایس۔ آئی انڈین ایجنٹ جنرل متعینہ چین تحریر فرماتے ہیں
"میرے بائیں بازو کا پھوڑا جو میں نے آپکو دکھایا تھا مجھے پچھلے دو سال سے تکلیف دے رہا تھا میں نے اس پر کئی ایک دوائیں برتیں لیکن سب بے فائدہ۔ میں بمسرت کہتا ہوں کہ "دلروز" کی دو چھوٹی شیشیوں نے اسکو بالکل اچھا کر دیا جس کیلئے میں آپ کا دلی شکریہ ادا کرتا ہوں" (ترجمہ از انگریزی)
وادوز بغیر اپریشن ڈریسنگ اور نہانے کی ممانعت کے ہر قسم کے پھوڑے پھنسی لاہو سونا سور بھگندر داد کھجلی گلٹی چنبل چنڈی مسہ مہاسہ کو ہمیشہ کے لئے نیست و نابود کر دیتی ہے قیمت عہ ۸ر
حکیم طاہر الدین اینڈ سنز فیروز پور روڈ لاہور "دلروز والا"

چندہ کشمیر ریلیف فنڈ

احباب کرام کو یہ امر مستحضر رہنا چاہیئے کہ کشمیر کا کام ابھی بدستور جاری ہے اور حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کا منشاء مبارک یہ ہے۔ کہ کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ اس وقت تک ہر ایک احمدی کو ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمدنی کے حساب سے ادا کرتے جانا چاہیئے۔ جب تک کہ کام ختم نہ ہو۔ پس کارکن احباب اپنی جماعت کے ہر ایک احمدی سے کشمیر ریلیف فنڈ کا چندہ ایک پائی فی روپیہ ماہوار آمدنی کے حساب سے وصول کریں۔ اور مرکزی چندوں کے ساتھ بھجوادیں۔ وہ دوست جو براہِ راست مرکز میں چندہ ارسال کرتے ہیں وہ اپنے ماہواری چندہ کے ساتھ ایک پائی فی روپیہ کے حساب سے چندہ کشمیر ریلیف فنڈ ارسال فرمادیں۔

بہت سی جماعتوں کی طرف سے چندہ کشمیر باقاعدگی سے وصول نہیں ہو رہا ہے یا برائے نام آتا ہے۔ اس لئے اس اعلان کے ذریعہ عہدیداروں کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ اپنی جماعت کے ہر ایک احمدی سے بالشرح کشمیر کا چندہ وصول فرمادیں اور کسی احمدی کو بھی اس چندہ سے مستثنیٰ نہ رکھیں۔

(فنانشل سیکرٹری کشمیر ریلیف فنڈ)

منافعہ پر روپیہ لگانے کا عمدہ موقعہ

صدر انجمن احمدیہ کو اپنی جائیداد غیر منقولہ کی کفالت پر کچھ قرضہ کی ضرورت ہے جو دوست جائیداد رہن لے کر قرضہ دے سکتے ہوں۔ وہ میرے ساتھ خط و کتابت کریں۔ صدر انجمن خود ہی اس جائیداد کو کرایہ پر لے کر اس کا کرایہ ادا کرتی رہے گی۔ ایک ہزار روپیہ میں ایسی جائیداد رہن دی جائے گی۔ جس کا سالانہ کرایہ بعد منہائی بالائی اخراجات مبلغ -/۴۰ روپے سالانہ ہوگا۔

المعلن ناظم جائداد صدر انجمن احمدیہ قادیان

خریدیے

ڈیفنس سیونگس سرٹیفکیٹس

اپنے لئے مہیا کیجیے

ملک کی امداد کیجیے

روپیہ لگانے کا محفوظ طریقہ

ہتھیاروں سے

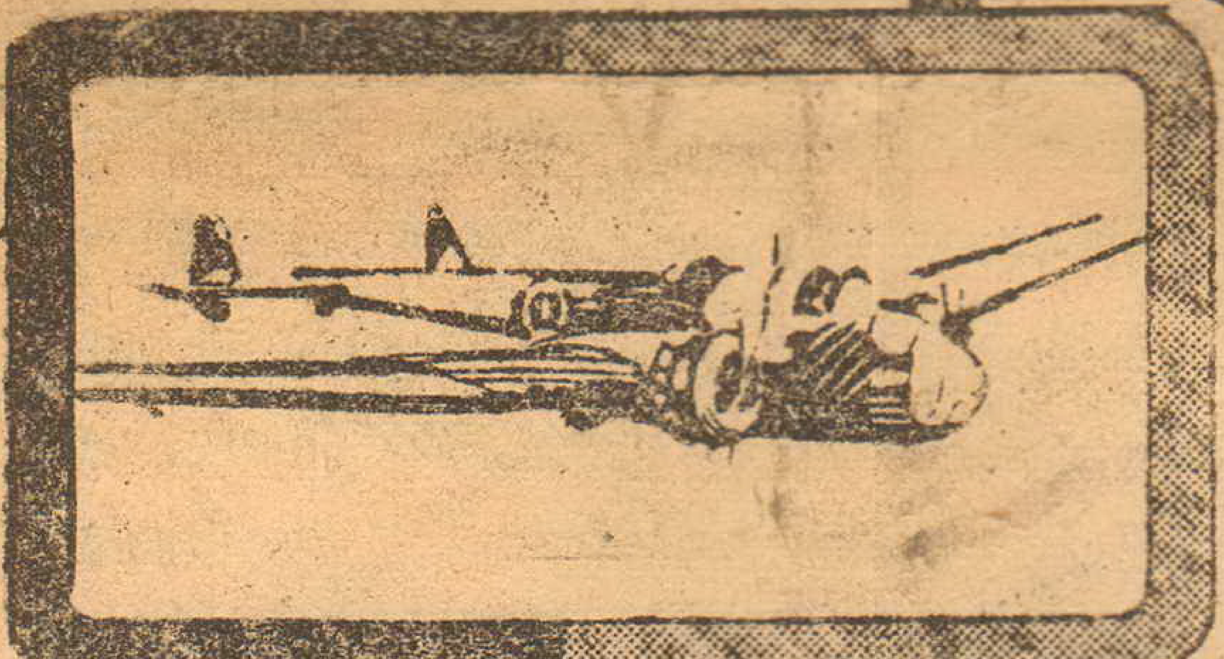

منافع کے ساتھ باضمانت ادائیگی

ہوائی جہازوں سے

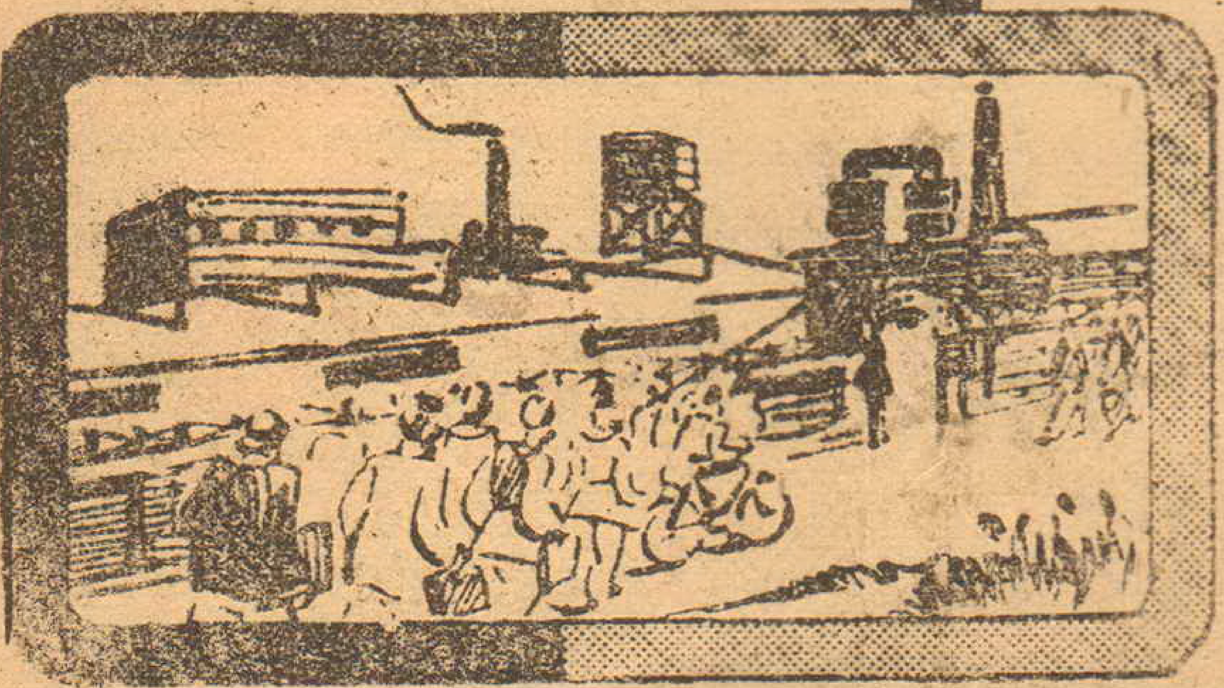

محفوظ مستقبل

کارخانوں میں زیادہ تعداد میں بھرتی ہو کر

آپ کے ڈاک خانہ سے مل سکتا ہے ۔ ہر دس روپیہ تین روپیہ نو آنہ منافع پیدا کرتا ہے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

قومی جنگی مورچہ قائم کیجیے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

جاپانیوں کے الفاظ دوستانہ ہیں

لیکن وہ بڑے لالچی اور ندیدے ہوتے ہیں

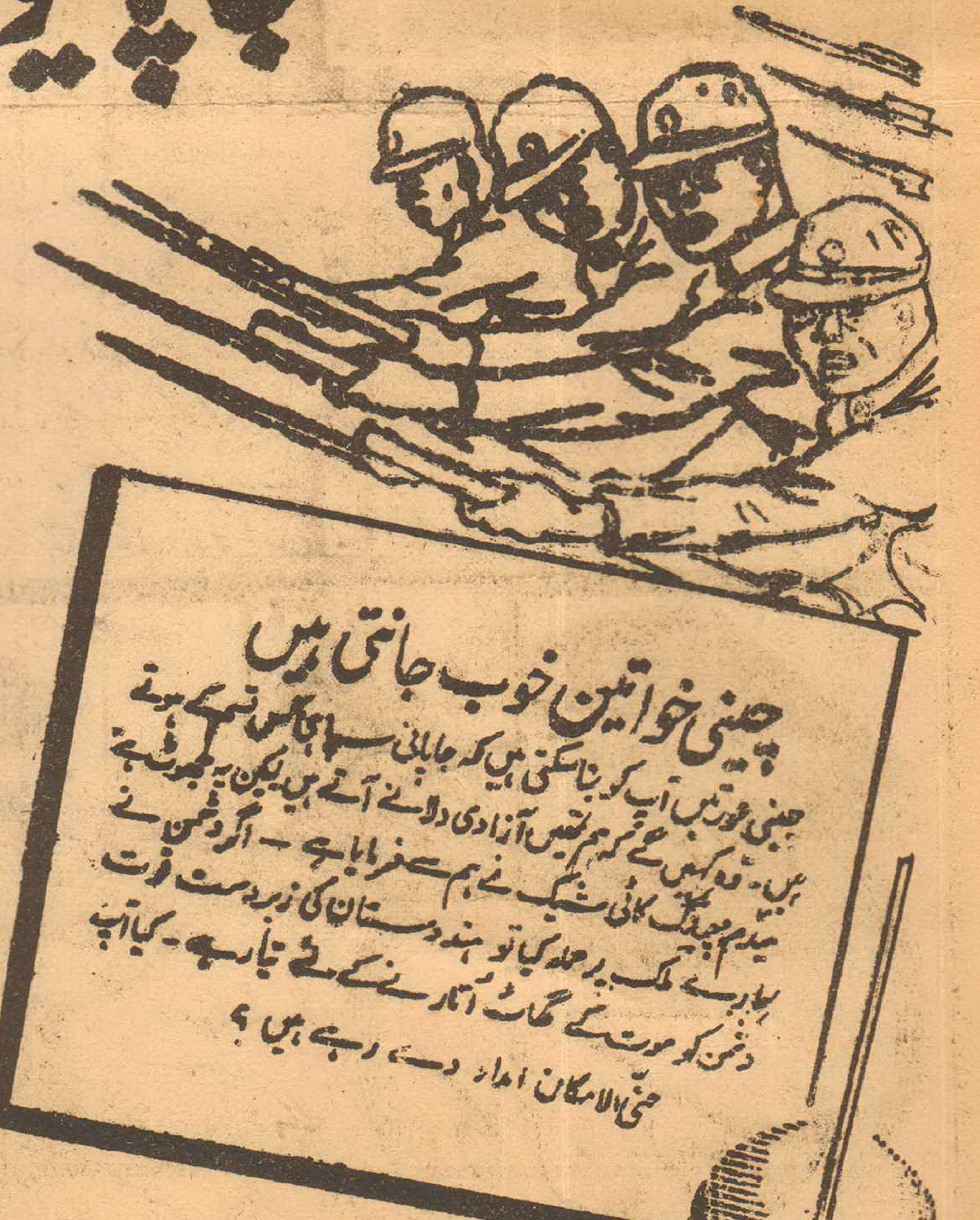

گزشتہ زمانے میں لڑنے والوں کی زبانوں پر تلخ الفاظ ہوتے تھے۔ لیکن اس زمانے کے جاپانی ایسے نہیں۔ جاپانی یہ سمجھ بیٹھے ہیں کہ فوجوں کے ساتھ الفاظ بھیجنے سے انہیں فائدہ ہوگا۔ نرم الفاظ۔ فریب دینے والے الفاظ۔ وہ الفاظ جو الجھن میں ڈال دیں۔ وہ الفاظ جو ہمت توڑ دیں۔ یہ جنگ کا نیا ہتھیار ہے۔ بہت ہی کامیاب نادانوں کیلئے۔ اور بہت ہی سستا۔ کیونکہ زبان ہلانے میں خرچ ہی کیا ہوتا ہے۔ لیکن اُنکے ریڈیو کے اُن دوستانہ الفاظ کے پس پُشت اور اُن چونکا دینے والی افواہوں کے پس پردہ، جو وبا کی طرح دیہاتوں، قصبوں اور شہروں میں، جاپانی ایجنٹوں کے ذریعے ہم تک پہنچی جاتی ہیں۔ جاپانیوں کی سنگینیں اور ان کے ہندوستان کی قوت مدافعت کو کمزور کر کے اُسے ہتھیانے کے منصوبے پوشیدہ ہیں۔ ہاں تو آپ کی جائیداد قیمتی ہے۔ ہے نا؟ ہندوستان کی زمین زرخیز ہے۔ ہے نا؟ غرضکہ نئے فاتح کے لئے یہاں بیشمار مالِ غنیمت ہے۔ . . . . . پھر اگر جاپان بغیر لڑے بھڑے ہندوستان میں داخل ہوگیا تو کون ایسا ہوگا جو جاپانی سپاہی نہ بنے گا!

جاپانیوں کے خلاف ہندوستان کا محاذِ جنگ قائم کیجئے

Digitized By Khilafat Library Rabwah

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

ماسکو ۱۲ اگست آدھی رات کے روسی اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سٹالن گراڈ اور والگا کی لڑائی نازک صورت اختیار کرتی جا رہی ہے۔ کٹو ڈینیلکوف کے علاقہ میں روسی فوجوں نے جرمنوں کو بچاؤ کی لڑائی لڑنے پر مجبور کر دیا ہے۔ اس کے مغرب میں روسیوں کو کچھ اور پیچھے ہٹنا پڑا۔ نائیکوپ اور چیکریز میں بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ ورونیش کے علاقہ میں روسیوں نے ایک اور مقام پر ڈان کو پار کر لیا ہے۔ اور دشمن پر حملے کر رہے ہیں۔ لینن گراڈ کے محاذ پر روسیوں نے جرمنوں کی بعض قلعہ بندیوں پر قبضہ کر لیا ہے۔ جرمنوں نے انہیں واپس لینے کے لئے بہت زور مارا مگر کامیاب نہ ہو سکے۔

قاہرہ ۱۲ اگست خشکی پر فوجی کارروائی صرف گشتی دستوں کے پیٹرول تک محدود رہی۔ البتہ اتحادی طیارے شب و روز دشمن پر حملے کرتے رہے۔ دشمن کے ٹرانسپورٹ اور ساحل کے ساتھ ساتھ اس کے جہازوں کو سخت نقصان پہنچایا گیا۔

واشنگٹن ۱۲ اگست۔ امریکہ کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے۔ کہ سالومن کے جزائر میں لڑائی برابر جاری ہے۔ اور دست بدست جنگ ہو رہی ہے۔ جاپانیوں کے زوردار جوابی حملوں کے باوجود اتحادی فوجیں پیشقدمی کر رہی ہیں۔ جزائر الیوشن میں کسکا جزیرہ پر بھی حملہ کیا گیا۔ ۲۲ جولائی سے ان جزائر پر پانچ حملے کئے جا چکے ہیں۔ آخری حملہ میں ایک جاپانی جہاز غرق ہوا اور دو کو نقصان پہنچا۔

چنکنگ ۱۲ اگست۔ لیچوان میں چینی حملہ بدستور جاری ہے۔ اور جاپانیوں کو کچھ اور پیچھے ہٹنا پڑا۔ امریکن طیاروں نے پھر ایک بار ہنکاؤ پر زبردست بمباری کی جس سے کئی جگہ آگ لگ گئی۔

واشنگٹن ۱۲ اگست کچھ اور امریکن فوج برطانیہ پہنچ گئی ہے۔ امریکن اخبارات لکھ رہے ہیں۔ کہ اب اس قدر امریکن فوج وہاں پہنچ چکی ہے۔ کہ دشمن پر چڑھائی کرنا ممکن ہے۔ ایک امریکن ممبر نے جو حال میں برطانیہ سے یہاں آیا۔ بیان کیا کہ وہاں ہر شخص دوسرے محاذ کے قیام کا خواہاں ہے۔ اور یہ فیصلہ کہ نا ہائی کمانڈ کے اختیار میں ہے۔ کہ دوسرا محاذ کب اور کہاں قائم کیا جائے۔

لنڈن ۱۲ اگست۔ برطانیہ کے نئے بمباروں کے متعلق بعض مزید تفاصیل معلوم ہوئی ہیں۔ یہ دنیا کے سب سے بڑے اور سب سے زیادہ تیز رفتار بمبار ہیں۔ انجن چار ہیں۔ رفتار تین سو میل فی گھنٹہ اور مسلسل پرواز تین ہزار میل ہے۔ ہر ایک میں آٹھ توپیں ہیں۔ یہ بمبار جرمنی کے ہر ایک علاقہ بلکہ روسی محاذ پر بھی بمباری کر کے واپس آ سکتے ہیں۔

چنکنگ ۱۲ اگست چین کے ایک مشہور ریپبلکن لیڈر ڈاکٹر سیانگ فو نے پریس کانفرنس میں کہا۔ کہ اگر ہندوستان۔ برما۔ چین اور کوریا کے لوگوں پر بھی پیسیفک چارٹر کے اطلاق کا اعلان کر دیا جائے تو بہت مفید ہو سکتا ہے۔ چین کی حکومت برطانوی گورنمنٹ کی دوست ہے۔ مگر چین کے لوگوں کو ہندوستانیوں سے گہری ہمدردی ہے۔ انہیں یہ بھی ڈر ہے کہ ہندوستان میں گڑبڑ کی وجہ سے چین میں ضروری سامان پہنچنا مشکل نہ ہو جائے۔

بمبئی ۱۲ اگست۔ گورنمنٹ کے اعلان میں کہا گیا ہے۔ کہ شہر میں فسادات کو روکنے کے لئے کوڑے لگانے کا قانون نافذ کر دیا گیا ہے۔ کل دن بھر فسادات ہوتے رہے۔ فوج بھی قیام امن میں پولیس کا ہاتھ بٹاتی رہی۔ اور اسے کئی بار گولی چلانی پڑی۔

دہلی ۱۲ اگست۔ آج صبح ایک سرکاری اعلان شائع ہوا ہے۔ کہ کل کارخانوں کے مزدوروں کے ہجوم کی وجہ سے شہر میں حالات بہت خراب ہو گئے۔ کئی عمارتوں کو آگ لگا دی گئی۔ ٹاؤن ہال جلا دیا گیا۔ جس سے لاکھوں روپیہ کا نقصان ہوا۔ کوئینز روڈ پر ایک ریلوے آفس کو بھی آگ لگا دی گئی۔ انکم ٹیکس آفس بھی جلا دیا گیا۔ کرفیو آرڈر جاری کر دیا گیا ہے۔ پانچ اور پانچ سے زیادہ اشخاص کا اجتماع خلاف قانون قرار دیا گیا ہے۔ فوجی کمک پہنچ گئی ہے۔ جو شہر میں گشت کر رہی ہے۔ سورت۔ ناسک۔ پونا۔ کراچی۔ کانپور اور لکھنؤ میں بھی معمولی گڑبڑ کی خبریں آئی ہیں۔

دہلی ۱۱ اگست ان مقامات کے علاوہ جن کا ذکر اوپر کیا جا چکا ہے۔ آگرہ۔ مدراس۔ مرادآباد اور کانپور میں بھی تشدد پر اترے ہوئے ہجوم پر گولی چلانی پڑی۔ پٹنہ میں بھی گولی چلائی گئی۔ بمبئی میں اب تک سوا اشخاص ہلاک اور ۲۵۰ زخمی ہو چکے ہیں۔ اس وقت وہاں ۶۹ میں سے ۱۸ ملیں کام کر رہی ہیں۔ دہلی میں ٹرام اور بس سروس بند کر دی گئی ہے۔ لکھنؤ اور کانپور میں ایک نیا آرڈیننس جاری کیا گیا ہے جس کے رو سے آگ لگانے اور ٹراموں کو نقصان پہنچانے والوں کو موت کی سزا دی جا سکے گی۔ مدوراس میں بھی پولیس گولی چلانے پر مجبور ہو گئی۔ کراچی میں سندھ اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر کو گرفتار کر لیا گیا۔ لکھنؤ یونیورسٹی مزید نوٹس تک بند کر دی گئی ہے۔ کانپور میں ہجوم نے ڈاک خانوں۔ اور بنکوں میں

بکنگ آفس کو لوٹ لیا۔ لائلپور میں ہندوؤں نے ہڑتال کی۔ مگر مسلمانوں کی دوکانیں کھلی تھیں۔ اوکاڑہ میں ہڑتال اور بعض گرفتاریاں ہوئیں۔ سرگودھا میں دفعہ ۱۴۴ نافذ کر دی گئی ہے۔ امرتسر میں اس وقت تک ۱۳ گرفتاریاں ہو چکی ہیں۔ بٹالہ میں پانچ گرفتاریاں ہوئیں۔

لنڈن ۱۱ اگست ایک برطانوی اخبار نے تجویز پیش کی ہے۔ کہ گاندھی جی کو بطور مہمان انگلستان بلایا جائے۔ ایک اور نے لکھا ہے۔ کہ گورنمنٹ کو چاہیئے کہ کانگرس سے گفت و شنید کرے۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ مسٹر امیری وزیر ہند آج رات ایک تقریر براڈکاسٹ کریں گے۔

لنڈن ۱۱ اگست چین کے ایک فوجی مبصر نے لکھا ہے۔ کہ اس وقت نو لاکھ جاپانی فوج روس اور منچوریا کی سرحد پر جمع ہے جس میں سات آٹھ ٹینکوں سے مسلح فوجیں ہیں مشینی فوج اور فولادی موٹریں بھی کافی تعداد میں ہیں۔ ایک ہزار ہوائی جہاز بھی منچوریا میں بھی بھرتی کی جا رہی ہے۔ منچوریا اور منگولیا میں ہوائی اڈے تیار کئے جا رہے ہیں۔ سنگاپور اور فلپائن کو فتح کرنے والا جاپانی جرنیل بھی یہاں بھیج دیا گیا ہے۔ چین کو کامل یقین ہے کہ جاپان عنقریب روس پر حملہ کرنے والا ہے۔

ماسکو ۱۲ اگست۔ سٹالن گراڈ کے محاذ پر صورت حال نازک ہے۔ جرمن ڈان کے موڑ پر نئے ریزرو دستے لا رہے ہیں۔ دریائے کوبن کی صورت حال بھی خراب ہے۔ روسی مجبوراً پیچھے ہٹ رہے ہیں۔ جرمن فوجیں آرماویر کے جنوب میں کاکیشیا کی برف سے ڈھکی ہوئی پہاڑیوں پر پہنچ گئے ہیں۔ کوٹنی کوف کے علاقہ میں جرمن پیراشوٹوں کے چھوٹے چھوٹے دستے اتار رہے ہیں۔ مگر ان پر جلد قابو پا لیا گیا۔ سٹالن گراڈ کے لئے خطرہ اب بہت بڑھ گیا ہے۔

ماسکو ۱۲ اگست آج بعد دوپہر کی روسی اطلاع ہے۔ کہ جرمن فوجیں قاف کی پہاڑیوں میں آگے بڑھ رہی ہیں۔ بحیرہ اسود اور بحیرہ اخزر کے درمیانی علاقہ میں آرماویر سے ستر میل جنوب مشرق کی طرف بڑے زور کی لڑائی ہو رہی ہے۔ ڈان کے مغربی کنارہ پر سٹالن گراڈ کی طرف جانے والی جرمن فوج کو ابھی تک روسیوں نے کامیابی سے روک رکھا ہے۔

بمبئی ۱۲ اگست۔ آج شہر کے شمالی اور جنوبی علاقوں میں امن رہا۔ کارخانوں کے رقبہ میں بھی کوئی گڑبڑ نہیں ہوئی۔ بعض علاقوں میں طلباء کے معمولی مظاہروں کے سوا کوئی خاص واقعہ نہیں ہوا۔ پونا میں کرفیو آرڈر نافذ کر دیا گیا ہے۔ شام کے ۸ بجے سے صبح کے ۵ بجے تک کسی کو گھر سے نکلنے کی اجازت نہیں۔ دہلی کے بعض علاقوں میں فوج کا پہرہ ہے۔ پہاڑ گنج میں ایک ہجوم اکٹھا ہوا۔ مگر پولیس نے اسے منتشر کر دیا۔ قرول باغ میں گولی چلانی پڑی۔ جس سے کچھ لوگ زخمی ہوئے۔ چیف کمشنر نے ایک براڈکاسٹ میں والدین کو نصیحت کی ہے۔ کہ طلباء کو گھروں میں اپنی نگرانی میں رکھیں۔

دہلی ۱۱ اگست مرکزی اسمبلی کے ممبر سردار سنت سنگھ صاحب نے وائسرائے ہند کو لکھا ہے۔ کہ ملک کی موجودہ حالت کے پیش نظر سنٹرل اسمبلی اور کونسل آف سٹیٹ کے خفیہ اجلاس بلائے جانے ضروری ہیں۔

مدراس ۱۱ اگست آج شام مسٹر ستیہ مورتی ایم ایل اے کو جو بمبئی ایکسپریس میں مدراس آ رہے تھے گرفتار کر کے نظربندی

عبدالرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر۔ غلام نبی